رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے پیار

محمد مطیع اللہ نازش

اللہ تعالیٰ نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو رحمت اللعالمین کے لقب سے نواز کر پوری دنیا کے لیے باعث رحمت وشفقت بنا دیا۔ آپ ؐ کی ذاتِ بابرکت نے رحمت کا آفتاب بن کر اس عالم کے ذرے ذرے کو روشن اور چمکدار بنا دیا۔ صحرائے عرب سے رحمت وہدایت کا ایک ایسا چشمہ جاری ہوا جس نے تمام عالم کو انسانیت، اخوت، صلہ رحمی سے سیراب کر دیا۔

آپ کی بعثت سے پہلے عرب میں بچوں سے جو سلوک کیا جاتا تھا بیان کرتے ہوئے انتہائی صدمہ ہوتا ہے۔ پہلے زمانے میں لڑکی کا وجود باپ کی عزت وغیرت پر داغ سمجھا جاتا تھا۔ اسے زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ یہ ایسا المناک واقعہ ہے کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن پیارے رسول ؐ نے اس رواج کو ختم کر دیا اور لڑکیوں کو ظلم وستم سے نجات دلائی۔

حضرت زیدؓ جو ابھی بچے تھے اور حضور اکرم ﷺ کے غلام تھے، انہیں آپ ؐ نے آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا۔ یہاں تک کہ لوگ حضرت زیدؓ کو زید ابن محمد کہنے لگے تھے۔ جب آپ کے والد اور رشتہ دار حضور ؐ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ زید کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تو حضور ؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گیے۔ آپ ؐ کو زید سے جدائی کا بہت غم تھا۔ آپ ؐ نے حضرت زیدؓ پر فیصلہ چھوڑ دیا کہ اگر وہ جانا چاہیں تو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ ان کے رشتہ دار خوش تھے کہ اب زیدؓ ہمارے ساتھ واپس آ جائیں گے۔ لیکن ان کی حیرت کی اس وقت انتہا نہ رہی جب زیدؓ نے ان کے ساتھ واپس جانے سے انکار کر دیا۔ آپ ؐ کی شفقت اور پیار نے ان کے پیروں میں بیڑی ڈال دی اور حضور ؐ کی غلامی کو باعث فخر سمجھا اور اسے والدین کی محبت پر ترجیح دی اور یوں کہا کہ ”جس کے باپ محمد ہوں وہ کتنا خوش نصیب ہے۔“

آپ کو جب بچے بازاروں یا گلی کوچوں میں دیکھتے تھے تو خوشی سے اچھلنے کودنے لگتے تھے اور بڑے شوق سے آپ سے ملاقات کرتے تھے۔ آپ کی عادت شریفہ یہ بھی تھی کہ سب سے پہلے بچوں کو اسلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ کہتے۔ پھر انہیں باری باری گود میں لے کر پیار کرتے اور ان کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیر کر ان کو خوب دعائیں دیتے۔ بچوں کے ساتھ چھوٹی بچیاں بھی آپؐ کے پیار میں برابر کی شریک تھیں۔ جب آپؐ مکہ شریف سے مدینہ منورہ تشریف لے گیے تو بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپ کو دیکھنے کے لیے جمع ہو گیے۔ لڑکیاں آپ کے آنے کی خوشی میں گیت گا رہی تھیں ''ہم کتنی خوش نصیب ہیں کہ ہم پر رحمت وشفقت پیار اور محبت کا مہتاب طلوع ہوا''
آپؐ نے ان بچیوں سے پوچھا:
''تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟'' ان بچیوں نے بہ یک آواز کہا ''ہاں''۔ آپ نے فرمایا ''میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں''۔

آپ کو بچوں کے آرام وسکون کا بھی بہت خیال رہتا تھا۔ آپؐ بچوں کی تکلیف کے خیال سے نماز مختصر کر دیتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ''حضورؐ فرماتے تھے کہ نماز شروع کرتا ہوں تو ارادہ ہوتا ہے کہ دیر سے ختم کروں مگر جب کسی بچے کے رونے کی آواز کان میں پڑتی ہے تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔''

آپ بچوں کو کبھی تکلیف میں مبتلا ہوتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اسی لیے آپ انہیں جسمانی سزا دینے کے سخت خلاف تھے۔ آپؐ نے کبھی کسی بچے پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ زندگی بھر کسی بچے کو مارا پیٹا نہیں۔ بچوں کی معمولی سی تکلیف پر آپ تڑپ جاتے اور اسے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش فرماتے۔

بچے ملک وقوم کے بڑے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں، اسی لیے آپؐ نے بچوں کی حفاظت اور ان کی بہترین تعلیم و تربیت کو ضروری قرار دیا۔ خصوصاً یتیموں کی دیکھ ریکھ کی طرف خاص توجہ فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ کے حکم کے مطابق بیت المال سے یتیموں کو وظائف دیے جاتے تھے اور ان کی ضرورتیں پوری کی جاتیں۔

ایک دفعہ مکہ شریف کے بازاروں میں ایک یتیم بچہ روتا ہوا جا رہا تھا۔ اس کے پاس اتنے کپڑے بھی نہ تھے کہ وہ اپنے جسم کو اچھی طرح ڈھانک سکے۔ اس کے پاؤں بھی زخمی تھے۔ اسے اس حال میں دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ آپ ﷺ اسے اپنے گھر لے گیے، کھانا کھلایا، کپڑے پہنایے اور اسے اپنے بچوں کی طرح رکھا۔ اس کے رشتہ داروں کو اطلاع دی اور ان کے پاس پہنچا دیا۔

حضور ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب کبھی کوئی نیا پھل یا موسم کا میوہ آتا، تو آپ سب سے پہلے بچوں کو کھلاتے، پھر بعد میں اور لوگوں کو تقسیم فرماتے۔ آپ اکثر بچوں کو چومتے اور پیار کرتے تھے۔ اپنے نواسوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے آپ کو بے حد پیار تھا۔ آپ اکثر انہیں چومتے اور اپنے کندھوں پر اٹھایے ہوئے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا ''حسن میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔''

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو پیار کر رہے تھے کہ ایک بدّو سردار قرم بن حابس آیے۔ انہوں نے جب یہ منظر دیکھا تو کہا: ''آپ بچوں سے پیار کر رہے ہیں؟ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں تو ایک کا بھی منہ نہیں چومتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر اللہ تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کروں؟'' پھر فرمایا ''جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ کی طرف سے بھی رحم نہیں کیا جاتا۔''

جابر بن سمرہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف چلے۔ میں بھی ساتھ ہو لیا کہ ادھر سے چند اور لڑکے آ نکلے۔ آپ نے سب کو پیار کیا اور مجھے بھی پیار کیا۔ بخاری شریف میں مذکور ہے کہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں دس سال تک آں حضرت ﷺ کی خدمت میں رہا۔ آپ ﷺ نے مجھے ''اُف'' تک نہ کہا، نہ پوچھا کہ ''یہ کام کیوں کیا؟'' اور ''یہ کہ یہ کام کیوں نہیں کیا''؟

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: ''ایک موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا'' جسے اللہ تعالیٰ نے اولاد کی محبت میں ڈالے اور وہ ان کا حق ادا کرے تو وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔''

آپ کو نہ صرف مسلمان بچوں سے بے انتہا لگاؤ تھا بلکہ دوسرے مذاہب کے بچے بھی آپؐ کی اس محبت و شفقت سے محروم نہ تھے۔ ایک جنگ میں مشرکین کے چند بچے مارے گیے۔ حضور اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ کو اس کا بہت صدمہ ہوا اور سخت ناراض ہوئے، صحابہؓ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ بچے مسلمانوں کے تو نہیں تھے۔'' اس پر آپ نے فرمایا:

''خبردار! بچوں کو قتل مت کرو۔ ہر جان فطرت پر ہی پیدا ہوتی ہے۔'''' آپ نے یوں فرمایا کہ جو چھوٹوں پر رحم نہ کرتا ہو اور بڑوں کی تعظیم نہ کرتا ہو وہ ہم میں سے نہیں۔''

''جہاں آپؐ بچوں کے ساتھ اس قدر محبت کا برتاؤ فرماتے تھے، وہیں آپؐ اس بات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ زیادہ پیار سے کہیں بچے بگڑ نہ جائیں۔ امام حسنؓ جب چھوٹے تھے تو ایک دن کھاتے وقت آپؐ نے ان سے فرمایا: ''دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ''۔ روایت میں ایک اور واقعہ بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ بچپن مین حضرت حسنؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھالی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر اسے نکال لیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ تمھارا کام خود محنت سے کما کے کھانا ہے نہ کہ دوسروں کے لیے بوجھ بننا۔ اور فرمایا کہ سادات کے لیے صدقہ کا مال کھانا مناسب نہیں۔

غرض کہ آپؐ بچوں سے بے حد پیار، محبت و الفت کے ساتھ ساتھ تربیت کا بھی بھرپور خیال رکھتے تھے۔

پیارے بچو! آپ نے دیکھا کہ پیارے نبی ﷺ نے تمام بچوں سے کس قدر پیار کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ پیار میں بچے جو کچھ بھی کر گزریں انہیں چھوڑ دیا جایے بلکہ اچھی تربیت اور پاکیزہ نصیحتوں سے انہیں سماج کا انمول تراشا ہوا ہیرا بنانا چاہیۓ۔ ہر بچہ دنیا میں اسی وقت ترقی کرسکتا ہے جب وہ اپنے ماں باپ اور اپنے استادوں اور بزرگوں کی فرماں برداری کرتا رہے۔ نافرمان بچہ علم سے محروم اور سب کے پیار سے بھی محروم رہتا ہے۔

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے

صحرائے عرب : عرب کا ریگستانی علاقہ
زندہ درگور کرنا : زندہ دفن کرنا
ترجیح : برتری، فوقیت
قیمتی سرمایہ : قیمتی پونجی
مشرکین : مشرک کی جمع۔ وہ لوگ جو خدا کے ساتھ اور کو شریک کرتے ہیں۔

مشق

۲۔ سوچیے اور بتائیے:

۱۔ عرب میں لڑکیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا تھا؟
۲۔ حضرت زیدؓ نے اپنے والد کے ساتھ جانے سے کیوں انکار کر دیا؟
۳۔ مدینہ منورہ میں حضورؐ کو دیکھ کر لڑکیاں کیا گانے لگیں؟
۴۔ مکہ کے بازار میں روتے ہوئے یتیم بچے سے حضور نے کیا برتاؤ کیا؟
۵۔ حضرت حسنؓ کے منھ میں انگلی ڈال کر حضورؐ نے کھجور کیوں نکال لی؟

۳۔ ذیل میں دیے گئے الفاظ کی جنس بتائیے:

لقب : غلامی:
عادت: حق:
اطلاع: تعلیم:
تربیت:

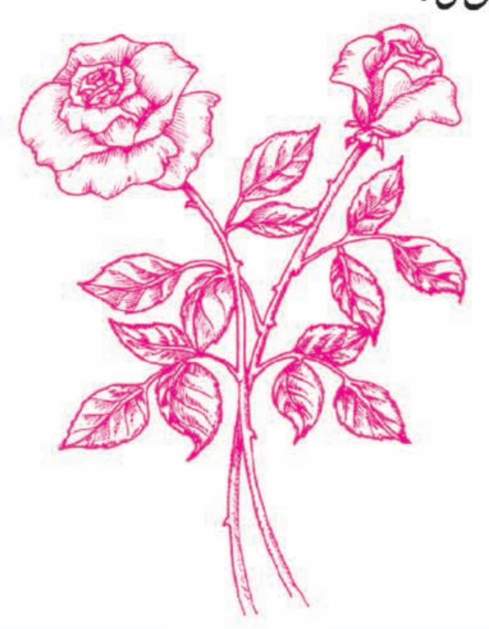

☆☆☆